جاپان: پینتیس ہزار خودکشیاں

پورے عالم اسلام میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد صفر ہے

جاپان کی آبادی ۱۲۸ ملین سے کم ہوکر ۸۶ ملین رہ جائے گی

جاپان میں معمولی فلیٹ ڈیڑھ کروڑ روپے کا ملتا ہے

یہ عجیب حادثہ ہے کہ دنیا کے سب سے زیادہ مہذب، ترقی یافتہ، اعلیٰ معیارِ زندگی والے امریکی، یورپی اور مغربی معاشروں میں خودکشی کی شرح پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اسکینڈے نیوین ممالک جو دنیا کے مثالی فلاحی معاشرے سمجھے جاتے ہیں وہاں خودکشی کی شرح سب سے زیادہ ہے اس کے بعد سوئٹزرلینڈ دوسرے نمبر پر جرمنی تیسرے نمبر پر اور امریکہ چوتھے نمبر پر ہے۔

لیکن مشرق کا ملک جاپان جو سرمایہ دارانہ نظام کے عظیم خدمت گار کے طور پر ایک مغربی ملک کے سانچے میں ڈھل گیا ہے خودکشی کی شرح میں تمام مغربی ممالک پر بازی لے گیا ہے سرمایہ داری جہاں گئی اور سرمایہ دارانہ نظام جہاں بھی غالب ہوا زناکاری، عیاشی، خاندان کی تباہی، آبادی کا زوال، اخلاق وروایات کی تباہی عام ہوجاتی ہے۔

سنگاپور میں اسکول کے بچے خودکشیاں کررہے ہیں کیوں کہ وہ اعلیٰ نمبر حاصل کرنے میں ناکام ہیں لہٰذا سرمایہ حاصل کرنے کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے کا غم انھیں خودکشی پر اکسا رہا ہے آخر اس دولت کا کیا فائدہ جو انسانوں کو سکون مہیا کرنا تو درکنار ان کی زندگی کی بھی ضمانت نہیں بن سکتی۔

جاپان کو مشرق میں ایک مثالی ملک سمجھا جاتا ہے پاکستان کے حکمراں اور جاہل دانشور جاپان کی ترقی کی مثالیں دیتے ہوئے نہیں تھکتے لیکن یہ نادان جاپان میں خودکشی کی شرح دیکھنے سے قاصر ہیں جاپان میں ہر سال پینتیس ہزار لوگ خودکشی کرلیتے ہیں ایسی ترقی کا کیا فائدہ جس کا انجام وحشت ناک موت ہو اس سے بہتر تو ہمارا ملک پاکستان ہے اور پورا عالم اسلام ہے جہاں غربت، افلاس، سب سے زیادہ لیکن اس کے باوجود عالم اسلام میں

گزشتہ ایک صدی میں جاپان کی طرح پینتیس ہزار لوگوں نے خودکشی نہیں کی۔

جاپان میں طلاق کی شرح بھی دنیا میں سب سے زیادہ ہے لطف کی بات یہ ہے کہ طلاقیں بھی ریٹائرمنٹ کے بعد ہوتی ہیں جاپانی مرد کام کام اور کام میں جتے رہتے ہیں چھوٹے درجے کے اہل کار تو اپنے گھر نہیں جاتے کیوں کہ کرائے بہت زیادہ ہیں اپنے دفاتر میں رات کو سو جاتے ہیں صبح اٹھتے ہی کام شروع کر دیتے ہیں چھٹی کے دن گھر چلے جاتے ہیں کام میں جتے رہنے کے باعث وہ گھریلو امور میں دلچسپی نہیں لیتے جو مرد دفتر سے گھر جاتے ہیں وہ پہلے شراب خانے جاتے ہیں اور پھر وہاں سے گھر پہنچائے جاتے ہیں بلکہ جاپانی وفادار بیویاں اپنے شوہروں کو شراب خانوں سے ڈھوکر اور ڈھونڈ کر لاتی ہیں اور ناراض بھی نہیں ہوتیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد جب شوہر گھریلو امور میں بے جا مداخلت کرتے ہیں تو اس کا انجام طلاق کی صورت میں نکلتا ہے جاپان میں خودکشی کی سب سے بڑی وجہ سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی طرز زندگی ہے جس کے باعث دولت کمانا ہی جاپانیوں کا مقصد زندگی ہے جاپان میں دو کمروں کا ایک معمولی فلیٹ ڈیڑھ کروڑ روپے میں ملتا ہے لہذا کوئی جاپانی اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا یہ فلیٹ ۳۵ سال کے قرضے پر مہیا کیے جاتے ہیں جس سے اس کی قیمت دو سوا دو کروڑ روپے تک پہنچ جاتی ہے تربوز کی قاش کئی ڈالر میں ملتی ہے اور جاپانی لوگ ثابت تربوز خریدنے کا سوچ بھی نہیں سکتے کھانے پینے کی اشیاء بھی مہنگی ہیں سرمایہ دارانہ زندگی نے جاپانیوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے لیکن وہ سرمایہ دارانہ نظام کے طلسم سے باہر آنے کے لیے تیار نہیں لہٰذا سرمایہ دارانہ نظام کو اپنانے کی قیمت انھیں مسلسل ادا کرنا پڑ رہی ہے۔

عالم اسلام کو اپنی غربت فلاکت پر شکر کرنا چاہیے کم از کم اذیت ناک زندگی کی ہلاکت اور خودکشی کی حرام موت سے تو ہم محفوظ ہیں جاپان میں ترقی اپنی انتہا کو پہنچ گئی اس سے زیادہ ترقی ممکن نہیں لہٰذا اب زوال ہو رہا ہے۔

"The sun also sets" نامی کتاب اس زوال کی تاریخ سے پردہ اٹھاتی ہے کبھی جاپان اجرتوں اور ملازمتوں کے معاملے میں مثالی ملک تھا لیکن وہ زمانے بدل گئے۔ مستقل ملازمتوں کا سنہری دور ختم ہو گیا ہے بڑی بڑی کمپنیاں ملازموں کو تنخواہوں اور مراعات میں کمی قبول کرنے پر آمادہ کر رہی ہیں بصورت دیگر انھیں ملازمت سے برطرفی قبول کرنا پڑے گی۔

نئے گریجویٹس کو ملازمتیں نہیں مل رہی پچاس فیصد گریجویٹس بے روزگار ہیں غیر مستقل ملازمین کی تعداد ۳۰ فیصد ہو گئی ہے جن میں زیادہ تعداد کم عمر خواتین کی ہے آبادی میں تیزی سے کمی ہو رہی ہے ۲۰۵۰ تک آبادی ۱۲۸ ملین سے کم ہو کر صرف ۸۶ ملین رہ جائے گی آبادی میں یہ کمی بوڑھوں کے اضافے کا سبب بن کر جاپانی معیشت کو تباہ کر دے گی یہ تمام صورت حال جاپانیوں کو خودکشی پر مجبور کر رہی ہے۔